بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — یبلغوا

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۳۱ ماہ فتح ۱۳۲۲ھ ش | ۳ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۰۴

71

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج شب کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے ۔ اور کام کی کثرت کی وجہ سے ضعف کی شکایت ہے ۔ لیکن عام طور پر طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ ان کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے بہت علیل ہے ۔ ضعف کی شکایت بھی ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔ ویسی ہی طبیعت ہے ۔ احباب درد دل سے دعا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

جلسہ سالانہ ۱۳۲۲ھ ش / ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر

محبت الٰہی ہی ساری ترقیات کی جڑ ہے

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء نہایت ہی خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت اور نقاہت نہ صرف ہزاروں خدام کو جو دور و راز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے نہایت اشتیاق کے ساتھ تشریف لائے ۔ ملاقات کا شرف بخشا ۔ بلکہ نہایت ہی ایمان افروز تقریریں بھی فرمائیں ۔ ۲۶ دسمبر پروگرام جلسہ میں شائع شدہ وقت کے مطابق ۱۱ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا ۔ اور بے حد خوشی اور مسرت کے ساتھ اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کئے ۔ سٹیج پر رونق افروز ہو کر حضور نے حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ عطا فرمایا ۔ اور پھر مختصر الفاظ میں تمام مجمع کو دعا کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا کی ۔ اور پھر افتتاحی تقریر فرمائی ۔ دعا سے قبل اور بعد کی تقریر درج ذیل ہے :

حضور نے فرمایا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے تو دوست میرے ساتھ مل کر

اللہ تعالیٰ سے دعا

کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس جلسہ کو اپنے منشاء کے مطابق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور ہماری ان ناچیز کوششوں کو بہت بڑے ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے ۔ اور یہ جو

چھوٹا سا بیج

ایک ایسی زمین میں جو اس سے پہلے پھل دینے سے عاری تھی ۔ لگایا جا رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح بار آور فرمائے ۔ جس طرح اس نے اس بیج کو بار آور فرمایا ۔ جو

وادی غیر ذی زرع

میں بویا گیا تھا ۔

مکہ کا ایک ایسی جگہ واقعہ ہونا جو غیر ذی زرع تھی ۔ خود اپنی ذات میں ایسی بات نہ تھی ۔ جو قرآن کریم میں خصوصیت سے بیان کی جاتی ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ۔ کہ

مکہ کی بستی

ایک ایسی جگہ بسائی گئی ۔ جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں ہوتی ۔ اس میں اس روحانی تقابل کی طرف اشارہ تھا ۔ کہ یہ وہ زمین ہے ۔ جو ہر قسم کے انسانوں کے بوئے ہوئے بیجوں کو رد کر دیتی تھی ۔ اس میں خدا نے بیج لگایا ہے ۔ جو ایسے پھل دیگا ۔ کہ کوئی اور آبادی جو زراعت کے لحاظ سے مشہور ترین ہو ۔ وہ بھی مقابلہ نہ کر سکے گی ۔ ویسی ہی

یہ قادیان کی زمین

بھی ہے ۔ دنیوی تہذیب و تمدن کے مراتب سے دور ۔ تعلیمی مراتب سے دور ۔ دینیات اور دینی علوم کے مرکز سے دور ایک گوشہ میں پڑی ہوئی ہے ۔ ملک کے ایک ایسے صوبہ میں واقعہ ہے ۔ جو دوسرے صوبوں کے لوگوں کے مقابلہ میں تعلیم سے پیچھے ہے ۔ اور ایسا صوبہ ہے ۔ جو لڑائی اور فساد میں مشہور ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے ایک بھولے بسرے گاؤں میں ایک ایسی تحریک جو دنیا میں

امن قائم کرنے کا واحد ذریعہ

ہے ۔ جاری فرمائی ہے ۔

وہ صوبہ جو ہندوستان ایسے فسادی ملک میں فساد کی جڑ سمجھا جاتا ہے ۔ وہ قومیں جو اشتعال انگیزی اور اشتعال پذیری میں پٹرول کی سی شہرت رکھتی ہیں ۔ اس جگہ اور ان لوگوں میں امن عامہ کی تحریک کا پیدا کرنا اور پھر اُسے کامیاب بنانا ایک ایسا

آسمانی نشان

ہوگا ۔ کہ دنیا اس کی عظمت کا انکار نہ کر سکے گی ۔

پس آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ کہ وہ اس ناممکن کام کو جو ہماری طاقتوں اور قوتوں کے لحاظ سے ناممکن ہے ۔ ممکن کر دکھائے ۔ کیونکہ اس کی طاقتوں اور قدرتوں کے لحاظ سے جس چیز کو وہ چاہے ۔ اور جس بات کا ارادہ کرے ۔ وہ ناممکن نہیں ہے ۔

اس کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی ۔ اور پھر فرمایا ۔

دعا کے بعد جلسہ کا پروگرام تو اور ہے ۔ مگر میں

ایک دو ضروری باتیں

کہنا چاہتا ہوں ۔ دوستوں کو جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے ۔ چونکہ میری طبیعت خراب ہے اس لئے میں ملاقاتوں کا بوجھ زیادہ برداشت نہ کر سکوں گا ۔ اسی وجہ سے تقریروں میں بھی بہت کچھ کمی کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ احباب کو معلوم ہے ۔ کہ اس سال کے ماہ مئی کے شروع سے میری طبیعت خراب چلی آ رہی ہے ۔ ڈلہوزی جانے پر دو ماہ کے قریب آرام رہا ۔ عوارض اور علامات میں تخفیف رہی ۔ مگر

نومبر کے درمیان سے

پھر کھانسی شروع ہو گئی ۔ اور اس کی وجہ سے بعض دفعہ تو آواز اس قدر بیٹھ جاتی ہے ۔ کہ اپنے قریب کے آدمی کو بھی نہیں سنا سکتا ۔ شروع بیماری کے وقت تو ایسی حالت ہو گئی تھی ۔ کہ پاس کے کمرہ میں سے بھی کسی کو بلانا ہوتا ۔ تو آواز دینے کی بجائے تالی بجانی پڑتی ۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریریں

باوجود علالت اور نقاہت کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دوران میں دن رات کی دیگر اہم مصروفیات کے علاوہ حسب ذیل تقریریں بھی فرمائیں

(۱) ۲۴ دسمبر خطبہ جمعہ

(۲) ۲۶ دسمبر افتتاحی تقریر

(۳) ۲۷ دسمبر جلسہ خواتین میں تقریر

(۴) ۲۷ دسمبر مردانہ جلسہ میں تقریر ۲½ گھنٹہ

(۵) ۲۸ دسمبر مردانہ جلسہ میں تقریر ۳ گھنٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

یا کوئی چیز کھٹکھٹانی پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ میں اپنی آواز دس بارہ فٹ تک بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اب بھی جس وقت کھانسی لمبی ہو جائے۔ تو دورہ کے طور پر ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ پرسوں جمعہ پڑھانے کے بعد جب میں گیا۔ تو آواز بیٹھ گئی۔ اور کئی گھنٹوں کے بعد یہ تکلیف دور ہوئی۔

ان حالات میں قدرتی طور پر اللہ تعالےٰ کے قانون کے ماتحت

احتیاط کی ضرورت

ہوگی۔ یوں بھی ضعف کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ بعض اوقات سینہ میں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینہ میں کوئی تھیلی تھی۔ جو نیچے کو جھک گئی ہے۔ اور اس کی وجہ سے کندھے وغیرہ بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اور بعض دفعہ تو کپڑے بھی بوجھ محسوس ہوتے ہیں۔ اور سارے جسم میں درد شروع ہو جاتا ہے۔

پس ان اسباب کی وجہ سے تقریروں اور ملاقاتوں میں بھی کمی کرنی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں دوست اس کو زیادہ محسوس نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ

اللہ تعالےٰ کی مشیت

ہے۔ آخر کام ایک حد تک ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ ناممکن ہوتا ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا میں جلسہ کے ایام میں پوری طرح ملاقات بھی کر سکوں گا یا نہیں۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ میری

ایک بیوی

طاہر احمد کی والدہ بیمار ہیں۔ اور لاہور کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے متعلق تازہ اطلاع یہ آئی ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوائے اپریشن کے علاج کی اور کوئی صورت نہیں۔ اور بدھ کے دن اپریشن کرنا تجویز کیا ہے۔ میں کوشش کرونگا۔ کہ مریضہ کے متعلق خطرہ پیدا ہوئے بغیر اگر اپریشن ایک دو دن کے لئے ملتوی کیا جا سکے۔ تو کر دیا جائے۔ تاکہ میں جلسہ کے کام سے فارغ ہو کر وہاں چلا جاؤں۔ لیکن اگر ملتوی نہ کیا جا سکا۔ تو منگل کی شام کو مجھے لاہور جانا پڑیگا۔

اس وجہ سے منگل کے بعد جو ملاقاتیں ہیں وہ نہ ہو سکیں گی۔

میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ سے

بہت ہی عجز کے ساتھ دعا

کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس مقصد پر قائم رکھے۔ جس کے لئے یہ قائم کی گئی ہے۔ اور جماعت کو اپنی گود میں لے لے۔ بہر حال انسان آتے اور چلے جاتے ہیں۔ جو پناہ حقیقی اور دائمی ہے وہ وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ اور میں نے اپنی دعا کا وہ حصہ جبکہ میں نے محسوس کیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے خاص تصرف سے ہو رہی ہے۔ پورے طور پر بغیر ایک ثانیہ اور ایک سیکنڈ اپنے لئے یا اپنے عزیزوں کے لئے صرف کرنے کے

ساری کی ساری دعا جماعت کیلئے

کی ہے۔ اور میں جب اللہ تعالےٰ سے عرض کر رہا تھا۔ کہ تو اس جماعت کو اپنی ہی گود میں لے لے۔ اور خود اس کی حفاظت فرما۔ کیونکہ تیری حفاظت کے بغیر وہ کام نہیں ہو سکتا۔ جس کے کرنے کے لئے تو نے اس جماعت کو مقرر کیا ہے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ

آسمان سے نور اترا

اور جلسہ گاہ پر چھا گیا۔ پس میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ ہی جماعت کا محافظ ہوگا۔ اور جب تک جماعت اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے۔ وہ اس میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا۔ جو اس کام کے کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔ جو خدا تعالےٰ سے خاص تعلق رکھنے والے ہوں گے اور اس کے کلام اور پیغام کی اندرونی اور بیرونی طور پر اشاعت کرتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ اس جماعت کے کمزوروں کو اس طرح اپنی گود میں اٹھا لے گا۔ جس طرح ماں اپنے پیارے بچہ کو اٹھا لیتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کی

روحانی ترقی کا سارا دارومدار کلی طور پر بغیر کسی استثناء کے اللہ تعالےٰ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت قائم رہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہو۔ کہ

اللہ تعالےٰ کی گود میں

داخل ہو جاؤں۔ اور اس کے دامن کو پکڑ لوں۔ ایسا انسان کبھی بھی خواہ وہ کتنے ہی گناہوں میں ملوث ہو۔ گناہوں کی موت نہیں مرتا۔ اور نہیں مر سکتا۔ جن کے دلوں میں

اللہ تعالےٰ کی محبت

ہو۔ ان کے گناہ ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے جسم کو تیل ملکر اوپر سے پانی ڈال دیا جائے اللہ تعالےٰ نے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح رکھا۔ اور مسیح کے معنی یہی ہیں رکہ جسے تیل ملا گیا ہو۔ اور یہ جو آیا ہے۔ کہ مسیح اور اس کی ماں گناہوں سے پاک ہیں۔ اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی

محبت کا تیل

الکوحل دیا۔ جب شیطان آزمائش کے لئے ان کے پاس آتا۔ تو وہ آزمائش ان پر سے اسی طرح پھسل جاتی۔ جس طرح تیل ملے جسم سے پانی پھسل جاتا ہے۔

ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کا درجہ حضرت مسیحؑ سے افضل ہے۔ کیونکہ تیل ملے جسم پر تو پانی ڈالا۔ اور وہ پھسل کر باہر چلا گیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے شیطان کو مسلمان کر دیا ہے۔ گویا حضرت مسیح کی کیفیت تو یہ تھی۔ کہ بد تحریکیں ان پر اثر نہ ڈالتی تھیں ان کے ساتھ جب کوئی بدی ٹکراتی۔ تو بجائے جسم میں داخل ہونے کے پھسل کر دور چلی جاتی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثال یہ ہے۔ کہ جب کوئی آپ پر بد اثر ڈالنا چاہتا۔ تو اس کی بات آپؐ کے کان میں جاتے ہی نیک تحریک بن جاتی۔ گویا ان دونوں

روحانی معجزہ دکھانیوالوں کی مثال

یہ ہے کہ ایک پر پتھر پڑتے۔ مگر اسے چھو کر نیچے گر پڑتے۔ اور دوسرے پر پتھر پڑتے لیکن اس کے ہاتھ میں آتے ہی کوئی پتھر آم بن جاتا کوئی سیب بن جاتا۔ کوئی انار بن جاتا۔ اور وہ اسے کھا لیتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جس کے جسم پر پتھر پڑے اور اسے گزند نہ پہنچائیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ وہ انسان جس کے جسم پر جو پتھر پڑیں۔ ان میں سے کوئی آم۔ کوئی سیب۔ کوئی ناشپاتی۔ کوئی انار۔ کوئی انگور بن جاتا ہے۔ جسے وہ خود بھی کھاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی کھلاتا ہے۔ تو وہ اور بھی زیادہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ اور بہت زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہے۔ غرض محبت الٰہی

ساری ترقیات کی جڑ

ہے۔ اسے پوری طرح حاصل کر لو۔ پھر خواہ کوئی دشمن آئے۔ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ دشمن بڑی ڈراؤنی شکل میں تمہارے سامنے آئیگا۔ خطرناک سے خطرناک عذاب اپنے ساتھ لائیگا۔ تمہارے اوپر پہاڑ گرانے کی کوشش کریگا اور تمہارے گلے میں پتھر باندھکر سمندر میں ڈبونے کی سعی کریگا۔ مگر ہر تدبیر جو وہ تمہارے خلاف کریگا۔ اور جب وہ اپنے ذہن میں سمجھیگا۔ کہ تمہاری تباہی کے سارے سامان اس نے جمع کر دئے۔ اسوقت خدا تعالیٰ مسکراتا ہوا

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ولادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۲۸ دسمبر کو فرزند تولد ہوا۔ ہم اس مبارک تقریب پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے خاندان کی خدمت میں نیز حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود مسعود کو ان انعامات اور برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان کے لئے ہے۔ اور اس وقت جبکہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور تمام خاندان حضرت نواب صاحب کی علالت اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے بے حد تشویش میں ہیں۔ ان کے لئے خوشخبری کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۲۲ ہش ۱۹۴۳ء کی مختصر روئداد

اہم مذہبی مسائل پر احمدی علماء کی تقریریں

۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء کا پہلا اجلاس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر کے بعد پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہدین صاحب سکندر آبادی شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے

ذکر حبیب

پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرہ نوازیوں اور بے مثال اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے کئی بار آبدیدہ ہو گئے۔ اور سامعین میں سے بھی بہتوں کے آنسو بہتے رہے۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد جناب خلیل احمد صاحب ناصر بی اے نے

نظام خلافت کی اہمیت

پر مدلل تقریر کی۔ پھر

ضرورت امام

کے موضوع پر جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی گجرات نے دلچسپ تقریر کی۔ اور نئی تحقیقات پیش کیں۔ اس پر جلسہ نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے پڑھائیں۔

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری ۲ بجے شروع ہوا۔ اور جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ نے

اسلام کا اثر ہندوستان کے مذاہب اور اقوام پر

کے عنوان سے تقریر شروع فرمائی۔ جس میں تاریخی شواہد سے ثابت کیا۔ کہ ہندوستان میں اسلام اپنی صداقت اور حقانیت کی وجہ سے پھیلا۔ اور اب بھی اسلام سے ہندوستان کے مختلف مذاہب کئی رنگوں میں اثر پذیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کی تقریر ہندو مذہب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہندوؤں کے لئے بھی ہادی ہیں۔ اور حضرت کرشن کی آمد ثانی جس کا ہندو دھرم میں ذکر ہے۔ جس کے لئے ہندو منتظر ہیں۔ اور جس کی علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصداق ہیں۔ اس تقریر کے بعد جناب مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے

خاتم النبیین کا مفہوم

دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں بیان کیا۔ تقریر مؤثر اور دلچسپ تھی۔ اس پر دوسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس سوم

پروگرام کے مطابق مسجد اقصیٰ میں تیسرا اجلاس زیر صدارت جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب ۷½ بجے شب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب نے "مقام حدیث" کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ جس میں حدیث کے متعلق مسلمانوں کے غلط خیالات کی تردید کی۔ اور بتایا۔ کہ حدیث کا مرتبہ قرآن کریم کے بعد ہے اور وہ حدیث جو قرآن کریم کی کسی آیت کے خلاف نہیں۔ اسے جو نہیں مانتا وہ غلطی پر ہے۔ اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے۔ پھر سردار دھرم ماننت سنگھ صاحب سابق پرنسپل ایڈیشنل خالصہ کالج ترنتارن نے تقریر کی۔ ان کی درخواست پر پروگرام میں تبدیلی کر کے انہیں تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا تھا انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے تاثرات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ حضرت الہم جماعت احمدیہ کی بہت سی باتوں سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ سردار صاحب کی تقریر کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے "شاہان اسلام کی رواداری تاریخ کی روشنی میں" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ جس میں بعض شاہان اسلام خصوصاً حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے متعلق سکھوں کے اعتراضات کو تاریخی واقعات سے غلط ثابت کیا۔

پھر جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے "عذاب جہنم دائمی نہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ دیگر ادیان پر اسلام کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے۔ کہ اس نے حیات بعد الموت کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچائے۔ نیز یہ کہ اسلامی تعلیم کی رو سے جنت کا انعام تو دائمی اور لازوال ہے۔ مگر جہنم کی سزا وقتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کے حوالہ جات سے اور بزرگان سلف کے اقوال سے اسے ثابت کیا۔ ۱۲ بجے کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

۲۷ دسمبر کا اجلاس اول

۲۷ دسمبر جلسہ کی کارروائی مقررہ وقت پر زیر صدارت خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنا مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئیاں

کے موضوع پر پڑھا۔ جس میں موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی صداقت واقعات کے رو سے ثابت کی گئی۔ پھر جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنا تحقیقی اور علمی مضمون

ظہور اسلام کے متعلق مخالفوں کے نئے نظریے

پڑھا۔ جس میں ان نئے قیاسات کی جو یورپین مصنفین نے ترقی اور اشاعت اسلام کے متعلق پیش کئے ہیں غلط باتوں کی مدلل طور پر تردید فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ یورپین مصنفین کی غرض اس قسم کے نظریئے قائم کرنے سے یہ ہوتی ہے۔ کہ اسلام کو طبعی حالات کا نتیجہ ثابت کریں۔ مگر اسلام خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا کامل مذہب ہے۔ جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ اور ہر زمانہ کے انسانوں کی ضروریات پوری کی گئی ہیں۔

جناب قاضی صاحب کے بعد جناب مولوی ابو العطاء صاحب لیکچرار جامعہ احمدیہ سابق مبلغ بلاد عربیہ نے

عصمت انبیاء

پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ اور تو اور مسلمانوں میں بھی انبیاء کی عصمت کے سراسر خلاف باتیں پھیل گئی تھیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے انبیاء کی اصل شان پیش کی۔

اس کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے ۲ بجے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔

اجلاس دوم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری

نمازوں کے بعد دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جب سٹیج پر پہونچے۔ تو حاضرین نے اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور جناب قیس مینائی صاحب نے نظم پڑھی۔

انعامی جھنڈا

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا خدام الاحمدیہ لاہور کو عطا فرمایا۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا۔ کہ مرکزی خدام الاحمدیہ کی رپورٹ ہے۔ جو ایک حد تک افسوسناک ہے کہ اس سال کسی انجمن خدام نے ایسا کام نہیں کیا۔ کہ وہ انعامی جھنڈا لینے کی مستحق اپنے آپ کو ثابت کرتی۔ البتہ ایک حد تک لاہور کی انجمن کا دوسری انجمنوں سے بہتر کام ہے۔ اس لئے وہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ جھنڈا اسے دیا جائے۔ میں اسے جھنڈا دیتے ہوئے کہتا ہوں۔ کہ جو کمی اس کے کام میں رہ گئی ہے۔ لاہور کے خدام آئندہ سال اسے پورا کر کے اپنے آپ کو جھنڈا حاصل کرنے کے مستحق ثابت کریں۔ بعد ازاں حضور نے ۳ بجے تقریر شروع فرمائی۔ جو جماعت سے تعلق رکھنے والے اہم وقتی امور پر مشتمل تھی۔ یہ تقریر ۵½ بجے ختم ہوئی گویا ۲½ گھنٹے جاری رہی۔ یہ ان شاء اللہ مفصل "الفضل" میں شائع کی جائے گی۔

۲۸ دسمبر کا اجلاس اول

پروگرام کے مطابق ۱۰ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اجلاس زیر صدارت جناب چودھری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے

تربیت اولاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ے کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ جس میں آپ نے قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے تربیت اولاد کے بڑے بڑے اصول بیان کئے ۔

اس کے بعد آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے

حرمتِ سود

کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ جس میں آپ نے اسلام کی اقتصادی تعلیم کا مختصر خاکہ کھینچ کر بتایا ۔ کہ اس تعلیم کا ایک حصہ سود کی حرمت ہے ۔ پھر آپ نے بتایا ۔ کہ آجکل عام لوگ انفرادی سود کو تو حرام سمجھتے ہیں ۔ لیکن تجارتی سود کو جائز قرار دیتے ہیں ۔ قرآن کریم نے دونوں قسم کے سود حرام قرار دیئے ہیں ۔ پھر آپ نے حرمتِ سود کی حکمت بیان کرتے ہوئے بتایا ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سود اس لئے منع فرمایا ہے ۔ تا دنیا میں چند آدمی کروڑپتی نہ بن جائیں ۔ بلکہ کروڑوں آدمی امیر ہوں ۔

آپ کی تقریر کے بعد جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام پر اعتراضات کے جوابات

کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ان اعتراضات کے مدلل جواب دیئے ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر انہوں نے کئے ہیں ۔ اس کے بعد اجلاس نماز کے لئے برخاست ہوا ۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائیں ۔

اجلاس دوم

حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری

۲ بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسٹیج پر تشریف لائے ۔ تو مجمع نے اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند کئے ۔ تلاوت قرآن کریم صوفی حافظ غلام محمد صاحب نے کی ۔ اور نظم جناب ثاقب صاحب زیروی نے پڑھی ۔ اس کے بعد نائیجیریا کے ایک احمدی نوجوان محمد مدثر صاحب ایم ۔ اے نے جو فوجی ملازمت کے سلسلہ میں ہندوستان آئے ہوئے ہیں ۔ اور جلسہ میں شرکت کے لئے یہاں آئے ۔ عربی میں نظم پڑھی ۔ ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ۔ تو پہلے حضور نے وہ تاریں سنائیں ۔ جو اس موقعہ پر جماعت کے احباب نے درخواست دعا کے لئے ارسال کیں ۔ اور دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

دُعا

اس موقعہ پر تاروں کے علاوہ ان دوستوں کے بہت سے خطوط بھی پہنچے ہیں ۔ جو جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے ۔ ان کے لئے دعا کی جائے اور خصوصیت سے ان نوجوانوں کے لئے دعا کی جائے ۔ جو ہزاروں کی تعداد میں جنگ کے لئے گئے ہوئے ہیں ۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں دشمن کے ممالک میں قیدی ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ہر قسم کے شر سے بچائے اور صحت و عافیت کے ساتھ اپنے گھروں میں پہنچائے ۔ پھر ان مبلغین کے لئے دعا کی جائے ۔ جن میں سے بعض دشمن کے ہاتھ میں قید ہیں ۔ اور بعض سالہا سال سے اپنے اہل و عیال سے دور ہیں ۔ اتنے عرصہ کے امر کا خیال کر کے بھی دل کانپ اٹھتا ہے ۔ ان کے بچے جوان ہونے کو آئے ہیں ۔ مگر انہوں نے ان کی شکل نہیں دیکھی ۔ پھر ان کے بیوی بچوں کے لئے دعا کی جائے جنہوں نے خدا کے لئے اتنی لمبی جدائی برداشت کی ۔ اور برداشت کر رہے ہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ ان پر خاص فضل کرے ۔ ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ اور دین و دنیا میں کامیابی عطا کرے ۔ پھر ساری جماعت کے لئے دعا کی جائے ۔ اور میں تو کہتا ہوں ۔ ساری دنیا کے لئے بھی دعا کی جائے ۔ کیونکہ سب انسان ہمارے بھائی ہیں ۔ کہ خدا تعالےٰ سب پر رحم فرمائے ۔

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کا سلام

اس کے بعد حضور نے سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کی طرف سے جلسہ میں شریک ہونیوالی خواتین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچایا ۔ جو سیدہ موصوفہ نے بذریعہ فون لاہور سے بستر علالت سے بھیجا ۔ اس سے اس محبت اور شفقت کا پتہ لگتا ہے ۔ جو سیدہ موصوفہ کو جلسہ پر آنے والی خواتین سے ہے ۔ اور جنہیں آرام پہنچانے اور جلسہ کے برکات سے مستفیض کرنے کے لئے آپ دن رات مصروف رہتی تھیں ۔ احباب اور خواتین دعا فرمائیں ۔ کہ خدا تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا فرمائے ۔

حضرت امیر المومنین کی دوسری تقریر

پھر حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی رُو سے آپ کی تصویر پیش فرمائی ۔ اور ہر احمدی کو اس تصویر کے مطابق اپنی تصویر بنانے کی کوشش کرنے کی تاکید کی ۔ یہ تقریر ۶ بجے تک جاری رہی ۔ تقریر ختم کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

سجدۂ شکر

یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ میں اس موقعہ پر تقریریں کر سکا ۔ اسی وقت میں اپنے دل میں ایسا جذبہ موجزن پاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے شکر کا سجدہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد دعا کروں گا ۔

چنانچہ حضور خدا تعالےٰ کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ میں گر گئے ۔ اور ساتھ ہی کئی ہزار حاضرین بھی سجدہ میں گر گئے ۔ سجدہ کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی ۔ اور جلسہ کے ختم ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے احباب کو جانے کی اجازت دی ۔

اس موقعہ پر حضور نے یہ اعلان فرمایا ۔ کہ لاہور سے اطلاع آئی ہے ۔ کہ اُم طاہر احمد کو کچھ افاقہ ہے ۔ اس لئے میں کل بھی احباب سے ملاقاتیں کروں گا ۔

جلسہ خواتین

خواتین کا جلسہ بھی حسب معمول زنانہ جلسہ گاہ میں مطبوعہ پروگرام کے مطابق ہوا ۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت عمدہ تھا ۔ اس لئے مردانہ جلسہ گاہ کی اہم تقریریں بھی خواتین نے آسانی سے سنیں ۔ خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریریں ۔

حاضرین جلسہ

اب کے ہر تقریر کے وقت حاضری نسبتاً بہت کافی رہی ۔

نظم گوہر

جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر نے یہ نظم جلسہ سالانہ میں پڑھکر سنائی

شکر الحمد دعاؤں نے بچایا مجھ کو
چہرۂ پاک خلیفہ کا دکھایا مجھ کو

مجھ کو بیماری نے بستر پہ گرا رکھا تھا
جس کی قدرت نے شفا دیکے اٹھایا مجھ کو

شکر صد شکر کہ جس نے مجھے طاقت بخشی
اس بھرے مجمعِ احباب میں لایا مجھ کو

جس نے اس جلسہ میں پھر آنے کا موقعہ بخشا
اور اسٹیج پہ پھر جس نے بٹھایا مجھ کو

بھر دیا نور سے ہر گوشۂ دل انساں کا
روح افروز کلام ایسا سنایا مجھ کو

مے کی پروا رہی اب مجھکو نہ میخانہ کی
جامِ توحید وہ ساقی نے پلایا مجھ کو

یعنی توحید خدائے ازلی و ابدی
جس نے مکی مدنی سے ہے ملایا مجھ کو

وہ محمد کہ دیا جس نے مسیحا کو سلام
اور پھر دستِ مسیحا پہ چلایا مجھ کو

ہو سلام اس پہ بھی اور اسکے بروز احمد پر
خوابِ غفلت سے ہے اُس نے ہی جگایا مجھ کو

زندگی پہلے تھی اک گریۂ ماتم کی طرح
روح وہ پھونک دی اُس نے کہ ہنسایا مجھ کو

دل مایوس تھا مرجھایا ہوا غنچہ سا
دے کے دل اک گل صد برگ بنایا مجھ کو

اسکی فرقت تھی الگ کوہ مصائب گو ہر
جس کے صدمے سے خلافت نے بچایا مجھ کو

یا الٰہی رہے محمود سلامت جس نے
رہِ تسلیم و رضا پر ہے چلایا مجھ کو

اے خدا پوری ہو ہر اس کی تمنا و مراد
ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

اعلان نکاح

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی لڑکی انجمن آرا بیگم کا نکاح عبد القدیر صاحب پسر بابو عبد الکریم صاحب ساکن حال گنج لاہور سے ایک ہزار روپیہ مہر پر ۲۹/۱۲/۴۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

درخواست دعا

خاکسار قریباً دو ماہ سے بعارضہ پیچش و کولائیٹس بیمار ہے ۔ کمزوری اور نقاہت بے حد ہو گئی ہے ۔ اور بیماری طول اختیار کر رہی ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ خاکسار کی بحالی صحت کے لئے خاص طور پر بالالتزام دعا فرمائیں ۔

احقر ملک عبد الرحمٰن خادم
پلیڈر ۔ گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر روئداد جلسہ سالانہ انصار اللہ ۱۹۴۳ء

۲۵ دسمبر بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت خان بہادر نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر انصار اللہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے نے علی الترتیب انصار اللہ کے فرائض۔ انصار اللہ کے قیام کی غرض۔ انصار اللہ کا اہم مقصد۔ انصار اللہ کی اہمیت اور انصار اللہ کی ضرورت پر تقاریر فرمائیں۔ ان تقاریر کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ نے ایک جامع تقریر فرمائی جس میں انصار اللہ کی موجودہ تشکیل سے احباب کو واقف کیا۔ اور تلقین کی۔ کہ احباب کا فرض ہے کہ واپسی پر اپنی اپنی جماعت میں انصار اللہ کو قائم کریں اور رپورٹ بھجوائیں تاکہ انصار اللہ کا لائحہ عمل انہیں بھجوایا جا سکے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تک پچاس کے قریب ایسی جماعتیں ہیں۔ جن میں انصار اللہ کی مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا منشاء ہے۔ کہ ساری کی ساری جماعت کی تنظیم کی جائے۔ اور عمر کے لحاظ سے ہر شخص کو مجلس انصار اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال میں شامل ہونا چاہیئے۔

بالآخر صاحب صدر نے مختصر تقریر فرمائی۔ اور دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

(خاکسار قمرالدین مولوی فاضل نائب قائد تعلیم و تربیت)

نایاب تحفہ سرمہ زعفرانی :- سوائے موتیا بند کے باقی تمام امراض کے دور کرنے کا واحد سرمہ ہے یہ بیش قیمت انگریزی اور دیسی دوائیوں کا مرکب ہے۔ قیمت دو روپیہ فی تولہ۔ علاوہ پیکنگ و محصول ڈاک۔ المشتہر :- عزیز کار بالک منیجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

تریاق معدہ :- معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے لاثانی دوا ہے قیمت ۴۰ ٹکیاں ۱۲ عہ پیکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار
عزیز کار بالک منیجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

جنگ کے بعد..... کیا بچے گا؟

جنگ ختم ہونے کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اس وقت جن لوگوں کے پاس روپیہ جمع ہوگا انہیں بہت سے عمدہ عمدہ موقعے ملیں گے ان کو اب سے بہتر کام چلانے سستے دام پر بھی چیزیں خریدنے کم قیمت پر مکان بنوانے یا محنت کے بعد آرام پانے کے موقعے حاصل ہوں گے جب تقریباً ہر چیز آگ کے مول ہو تو ہر سمجھدار آدمی کو ہاتھ روک کر صرف ضروریات پر خرچ کرنا چاہیئے ہر ایک سو روپیہ جو بچے وہ اس وقت کام آئے گا جب قیمتیں گر جائیں گی۔ آج ہی سے کفایت شروع کر دیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ کے لئے

بچایئے

اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ کا بچایا ہوا [illegible]

چار آنے روز بچایئے

[illegible]

قوم کے لئے قومی جنگی [illegible] کی اپیل

فوری ضرورت ہے

احمدیہ اسٹیٹس سندھ کے لئے ایک گریجوایٹ منیجر کی۔ گریڈ ۷۵-۵-۱۲۵ گرانی الاؤنس پچیس ۲۵ روپے اور دو ۲ من غلہ گندم ماہوار دیا جائیگا۔ نیز رہائش کے لئے کوارٹر اور مویشیوں کے لئے چارہ کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمع کوائف ونقول سرٹیفکیٹس مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں۔ زراعتی گریجوایٹ کو ترجیح دیجائے گی۔

ایجنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

اپنے بچوں کی معلومات بڑھانے کیلئے انہیں ایک آنہ لائبریری کا ممبر بنائیے۔ ہماری نئی بارہ کتابوں کا سیٹ جنوری ۱۹۴۴ء میں جاری ہو رہا ہے اسکے لئے صرف دو روپے چار آنے منی آرڈر کر دیجئے۔ ہم آپکو ہر ماہ ۳۲ صفحوں کی ایک دلچسپ خوبصورت کتاب ڈاک کے ذریعہ بھیجتے رہیں گے۔
دفتر ایک آنہ لائبریری چوک میوہ منڈی لاہور

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں۔ جن کا نام "حمد رد نسواں" ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ملک معظم نے کرسمس ڈے پر جو پیغام تمام سلطنت برطانیہ کے باشندوں کے نام نشر کیا۔ اس میں فرمایا۔ میری دُعا ہے کہ جو لوگ میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں وہ فتحمندانہ حیثیت سے اپنے ملکوں کو واپس لوٹیں۔ میں تمام سلطنت کے بچوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ انہیں خوشی نصیب ہو۔ آپ نے کہا۔ جنگ کا پانسہ ہمارے حق میں پلٹ چکا ہے۔ انتہائی ناکامیوں کے عالم میں ہم مایوس اور پست حوصلہ نہیں ہوئے تھے۔ تو اب اپنی فتوحات پر بھی بے جا طور پر فخر محسوس نہیں کر رہے۔ آپ نے کہا کہ ابھی بھی خونریز اور شدید ترین جنگ لڑنی پڑے گی۔ ہم جنگ کو اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ ہمیں تسلی بخش طور پر فتح حاصل نہ ہو جائے۔ آپ نے کہا۔ امریکہ کی بڑھتی ہوئی طاقت۔ روس کی بہادری۔ چین کی قوت برداشت اور فرانسیسیوں کے لڑنے کے جذبہ نے ہمیں بحر۔ بر اور فضا میں برتری دی ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں جو قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے۔ (۱) پاکستان کے حصول کے لئے مجلس عمل قائم کی جائے۔ (۲) ایک ایسی مجلس قائم کی جائے جو مسلمانوں کی اقتصادی اور صنعتی ترقی کے لئے لائحہ عمل بنائے۔ (۳) اتحادیوں سے مطالبہ کیا جائے کہ ان اسلامی ممالک کو جو اٹلی یا فرانس کے قبضہ سے چھڑائے گئے ہیں یا اتحادی اقوام کے قبضہ میں ہیں۔ جنگ کے بعد آزاد کر دیا جائے (۴) ضروریات زندگی کی اشیاء اور اجناس کے نرخوں پر کنٹرول کیا جائے۔ اور راشن بندی کا طریق جاری کیا جائے۔ (۵) ستیارتھ پرکاش کے قابل اعتراض حصوں کو ضبط کیا جائے۔ (۶) برطانی پارلیمنٹ مرکزی اور صوبائی مجالس مقننہ کے انتخابات کے تعطل کو دُور کر دے۔

ہندو مہا سبھا کے اجلاس منعقدہ امرتسر میں جو قراردادیں پاس کی گئیں۔ ان کے مطالب یہ ہیں۔ (۱) سات اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو صنعت اور تجارت کی سائینٹفک ترقی کے لئے پلان مرتب کرے۔ (۲) ہندوؤں کے لئے (الف) ہندوؤں کے حقوق پر اصرار کیا جائے۔ اور ہندو حقوق کو نقصان پہنچانے والوں کی پرزور مزاحمت کی جائے۔ (ب) ذات پات کی قیود کو توڑ دیا جائے۔ اور بڑی ذاتوں کی ذیلی گوتوں کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ (ج) پسماندہ اقوام کی اقتصادی ترقی کے لئے فوری تدابیر اختیار کی جائیں (د) ہندوؤں کی مختلف مجالس اور فرقوں کے درمیان اختلافات کو حتی الامکان ختم کر دیا جائے۔ اور اختلافی بحثیں ترک کر کے ان امور پر زور دیا جائے۔ جن میں اتفاق ہے (۳) ہندی زبان کی ترقی کے لئے ہندی اور دیوناگری رسم الخط کو ہندوؤں کے تمام تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دے دیا جائے۔ (۴) مل بیٹھنے اور اکٹھے کھانے پینے کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد اضلاع اور صوبوں میں ایسی مجالس منعقد کی جائیں جن میں تبادلۂ خیالات ہو سکے اور ایک دُوسرے کو دینی مشکلات سے مطلع کریں۔ (۵) ملک میں ہر جگہ ایسی سبھائیں قائم کی جائیں جو روزانہ واقعات پر نظر رکھیں۔ تاکہ اگر کسی جگہ ہندو حقوق پر حملہ ہو۔ تو اس کا انسداد کیا جا سکے۔ (۶) کمبھ اور اسی قسم کے دوسرے میلوں پر اجتماعی دعا کا انتظام کیا جائے خصوصاً ہندو تہواروں کے مواقع اور مشترکہ یاترا کے موقع پر روزانہ سندھیا کے بعد وید کا ایک شلوک پڑھیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم آہنگ اور ہم خیال رہو۔ اور دوش بدوش چلو۔ (۷) بیوہ ہندو عورتوں اور یتیموں کے تحفظ کی کوشش کی جائے۔ تاکہ ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو۔ (۸) گائے کے احترام کو برقرار رکھا جائے۔ اور سب ہندوؤں کو متحد کرنے والے اصل کے طور پر اس پر زور دیا جائے (۹) ہندو تعلیمی اداروں میں طاقت وصحت جسمانی کے لئے اکھاڑوں اور کھیل کے میدانوں کا انتظام کیا جائے۔ (۱۰) ہندوؤں کی طاقت کو قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے ایسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ ہندو اپنے دھرم سے برگشتہ نہ ہوں۔ اور جو ہو چکے ہوں۔ وہ پھر ہندو بن جائیں۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو ہندو دھرم میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ ہوائی اور سمندری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی سمندری اور ہوائی جہازوں نے خلیج بسکے کے قریب تین جرمن ڈیسٹرائر کو ڈبو دیا ہے۔ اور چند ایک کو نقصان پہنچایا ہے۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے اٹلی کی بندرگاہ آرٹونا کو خالی کر دیا ہے۔ جرمن فوجیں سخت مقابلہ کے بعد پہلے سے سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق شہر کے شمال مغرب کی طرف پہلے سے تیار کئے ہوئے مورچوں پر ہٹ گئیں۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ نیوگنی کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی بحری فوجیں نیوبرٹن کے شمال مشرقی ساحل پر گلاسٹر کی خلیج میں اتر پڑی ہیں۔ اس سے پہلے بھی امریکی فوجیں نیو برٹن کے ایک اور جزیرہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ نیو برٹن (بحر الکاہل) میں اتحادیوں کو جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے [illegible] جاپان میں اس پر اظہار تشویش کیا جا رہا ہے۔

امرتسر ۲۷ دسمبر۔ ہندو مہا سبھا کے اجلاس میں جب مہاراجہ قاسم بازار اپنا افتتاحی ایڈریس پڑھ چکے۔ تو راجہ نریندر ناتھ سابق صدر مہا سبھا نے ایک مختصر تقریر میں واضح کیا۔ کہ ہندو مہا سبھا فرقہ وارانہ انجمن نہیں بلکہ اس کے معرض وجود میں آنے کا مقصد لوگوں میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ ڈاکٹر مونجے اور بھائی پرمانند نے ہندوؤں کے درمیان اتحاد و اتفاق پر زور دیا اور کہا کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے اور اس کا آئین ویدوں پر مبنی ہوگا۔ جس طرح ممالک عربیہ قرآن کو اپنے آئین کی اساس قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۷ دسمبر۔ بحری محکمہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ایک بہت بڑا جرمن جنگی جہاز "سہارن ہارسٹ" نارتھ کیپ سے پرے غرق کر دیا گیا۔ اس جہاز کے خلاف ایڈمرل سر بروس فریسر کی قیادت میں برطانی بیڑے نے لڑائی لڑی۔ یہ ایک نیا جہاز تھا۔ اور بڑی بھاری توپوں سے مسلح کیا گیا تھا۔ اور اسے تباہ کرنے کیلئے برطانی بیڑے کو بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آٹھویں فوج جس نے ایڈریاٹک کے کنارے کی بندرگاہ آرتونا سے جرمنوں کو نکالا ہے وہ آگے بڑھ رہی ہے۔ مگر تیز ہوا اور برف باری کی وجہ سے ترقی کی رفتار کم ہے۔ پانچویں فوج کے مورچہ پر مراکش کی فوج نے اتحادی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ [illegible] کر رہی تھیں۔

واشنگٹن ۲۹ دسمبر۔ جنوبی بحر الکاہل میں نیو برٹن کے کنارے پر جو امریکن فوجیں اتری ہیں دشمن ان کا سخت مقابلہ کر رہا ہے گو جاپانیوں کے چار حملے ناکام کر دیئے گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بہت سا سامان ہاتھ آیا۔ امریکی فوج جہاں پر اتری ہے۔ وہاں سے ۲½ میل آگے بڑھ [illegible]

[illegible] ملا کرے گی۔ دہلی ۲۹ دسمبر۔ مسٹر جناح نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس کراچی میں ہوا ہے۔ اس سے ہندوستان کے مسلمانوں کا نیا دور شروع ہوگا۔